Majallah-yi Talim o Tahqiq
مجلہ تعلیم و تحقیق
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ-۱۵، اسلام آباد، پاکستان
ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363
Issue 3, Vol 6 ,July-September,2024
شمارہ ۳، جلد ۶، جولائی– ستمبر، ۲۰۲۴

# حلال وحرام جانوروں کی تعیین میں معاصر اختلافی آراء کا قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

# Contemporary Views on Halal and Haram Animals: Insights from the Qur'an and Sunnah

اسداللہ بھٹو[1]

**Keywords**:
*Halal, Haram, Contemporary Views Animals*

**Abstract:**
Islam provides clear guidance on purity and dietary laws, allowing wholesome food and forbidding harmful substances. Some animals are explicitly mentioned as forbidden in the Qur'an and Hadith, such as pork and carrion. However, there are animals whose permissibility is not directly addressed in these primary sources. In such cases, scholars rely on ijtihad (independent reasoning) to determine whether these animals are lawful (halal) or prohibited (haram).

This research focuses on the differences among scholars regarding the permissibility of certain disputed animals. Differences arise due to varying interpretations of religious texts, cultural contexts, and methods of reasoning used by scholars from different schools of thought. A comparative study of these opinions helps shed light on the reasoning behind each view, offering clarity on which animals may be considered lawful or prohibited in Islam. Ultimately, this research hopes to contribute to a better understanding of the diversity of opinions regarding animal consumption and offer practical guidance for Muslims seeking to follow Islamic dietary rules in contemporary contexts

1. فاضل، جامعہ العلوم الاسلامیہ منصورہ سندھ

## تعارف

اسلام جس طرح انسانی کی رہنمائی اور ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے اس طرح کسی اور مذہب میں نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انسانی کی ظاہر اور باطنی صفائی، اخلاق حمیدہ اور تطہیر نفس کا خاص خیال رکھا ہے، یہاں تک کے کھانے پینے کی چیزوں میں بھی پاک اور صاف اشیاء کی اجازت دی ہے اور حرام اشیاء سے منع کیا ہے۔ایسی تمام چیزیں جو انسانی کی کسی بھی اخلاقی اور جسمانی بگاڑ کا باحث بن سکتی ہوں ان سے منع کیا ہے۔خنزیر کی خباثت اور اس کی نحوست کی وجہ سے اسلام نے حرام کیا ہے کیونکہ اس کی عادات اور اطوار میں گندگی اور بے حیائی پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اہل مغرب جو خنزیر کا گوشت استعمال کرتے ہیں ان کی عادات پر بھی اس کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں اور مغرب میں بے حیائی اور جنسی آذادی میں اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح اور کئی جانور ہیں جن کی حرمت قرآن اور احادیث میں بیان ہوئی ہیں، لیکن کئی ایسے جانور ہیں جن کا ذکر قرآن اور حدیث میں نہیں ہے ،بعد کے فقہاء نے اجتہاد اور شرعی نصوص میں تتبع کر کے ان کی حرمت اور حرمت کا فیصلہ کیا ہے اس لیے کئی جانوروں کے متعلق اہل علم کا اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔کہ کیا وہ حلال ہیں یا حرام۔۔۔؟اس مقالہ میں ان مختلف فیہ جانوروں کے متعلق فقہا کی آرااور ان میں تقابل کرنے کی کو شش کی ہے۔

### جانوروں کے اقسام

جانوروں کے رہنے کے اعتبار سے دو قسم ہیں ایک وہ جو زمین پے رہتے ہیں جیسے چوپائے اور حشرات الارض اور پرندے دوسرے پانی میں جیسے مچھلی وغیرہ۔

1. پہلی قسم وہ ہے جو خشکی میں رہتے ہیں۔
2. دوسری قسم وہ ہے کہ جو پانی میں رہتے ہیں۔

جو جانور زمین پر رہتے ہیں انکی تین قسم ہیں۔

1. وہ جانور ہے جن میں بلکل خون نہیں ہوتا جیسے تیتیا۔ٹڈی، مکھی، مکڑی، بچھو وغیرہ۔
2. جن میں خون ہوتا ہے لیکن بہنے والا خون نہیں ہوتا؛ جیسے سانپ چوہا۔مینڈک، چھپکلی، گرگٹ، نیولا وغیرہ[2]
3. وہ جانور جس میں بہنے والا خون ہوتا ہے۔پھر جن میں بہنے ولا خون ہے اسکی دو قسم ہے۔
4. ایک وہ جانور جو گھروں میں پالے جاتے ہیں۔جسے پالتو جانور کے نام سے جانا جاتا ہے(گائے بکری بھیڑ اونٹ اور بھینس، گدھا۔گھوڑا خچر)اور گھریلو جانوروں میں۔کتا۔بلی شامل ہیں۔پرندوں میں سے، مرغی، بطخ وغیرہ شامل ہیں۔
5. وہ جانور جو جنگلوں میں رہتے ہیں جو وحشی جانور ہے جو انسان سے دور رہتے ہیں انسان کے قابو میں نہیں آتے انکے بھی دو اقسام ہیں۔
6. پہلی قسم سبزی اور گھاس کھاتے ہیں انکی مثال (جنگلی ہرن، اونٹ، گھوڑا، وحشی گدھا، نیل گائے۔ہاتھی، وغیرہ۔

### جنگلی اور گوشت خور جانور

جیسا کہ چھیتا۔شیر لومڑی بھڑیا۔بندر وغیرہ یا ان جیسے جانور جو حملہ کر کے جانوروں کو کھاتے ہیں اور انکے نوکیلے دانت ہوتے ہیں۔

---

[2]۔ ابو بکر بن مسعود بن احمد،بدائع الصنائع(بیروت:دار الکتاب العربي،1982)،۱۰:۱۲۳

## پرندوں کی اقسام

پرندوں کے دو قسم ہیں: ناخن والے، بغیر ناخن والے

1. ناخن والے: وہ پرندے جنکے ناخن ہے اور جو ناخن کے زریعے شکار کرتے ہیں یعنی چھیڑ پھاڑ کرتے ہیں ۔ جیسے گد، باز شاہین اور شکرا وغیرہ۔
2. بغیر ناخن والے: وہ پرندے جنکے ناخن نہیں ہوتے ہیں یا ناخن ہوتے ہین لیکن ناخن کے زریعے یا پنجے سے شکار نہیں کرتے صرف دانہ چگ تے ہیں۔ جیسا کہ مرغابی بطخ کبوتر فاختہ چھڑیا اور کویل اور کوا جو دانہ اور سر سبز کھیتی میں سے گھاس کھاتی ہے۔

## حلال حرام اور مکروہ کی تعریفات

### تعریفات

فقہاء کرام نے حلال و حرام اور مکروہ کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے کہ انسان آسانی کے ساتھ ان تعریفات کو مد نظر رکھتے ہوئے انکے درمیان تمیز کر سکتا ہے جو تعریفات فقہائے کرام نے کی ہیں وہ مندجہ ذیل ہیں۔

## حلال کی تعریف:

الحلال في الشرع ما اباحه الكتاب والسنة اى ما اباحه الله وضده حرام[3] شریعت میں حلال وہ ہے جسے اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت نے مباح قرار دیا ہو، یعنی جسکی حلت اللہ کی طرف سے ثابت ہے۔ حلال کے مقابل حرام ہے۔

## حرام کی تعریف

حرام: هو ما طلب الشارع الكف عنه على وجه الحتم والالزام۔[4] حرام: وہ ہے جس سے اللہ تعالی نے حتمی طور پر رک جانے کو کہا ہو۔

**حرام کا حکم:** فيكون تاركه مأجوراً مطيعاً وفاعله آثماً عاصياً۔[5] اسکا حکم یہ ہے کہ: اسکو چھوڑنے والا اجر پائے گا فرمانبردار ہوگا اسکو کرنے والا گناہ گار اور نافرمان ہوگا

**مکروہ:** هو ما طلب الشارع من المكلف تركه لاعلى وجه الحتم والالزام۔[6] مکروہ: وہ ہے شارع نے مکلف سے جس چیز کے ترک کا مطالبہ کیا ہو وہ مطالبہ ہتمی اور لازمی نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ ابغض الحلال الى الله الطلاق۔[7] اللہ تعالی کی جانب حلال میں سے سب سے زیادہ نفرت والی چیز طلاق ہے۔

**مکروہ کا حکم:** ان فاعله لايأثم وان كان ملوماً وان تاركه يمدح ويثاب اذا كان تركه الله:[8] اس کا حکم یہ ہے کہ: اسے کرنے والا گناہ گار نہیں ہوگا اگرچہ وہ ملامت زدہ ہوگا اور اسے نہ کرنے والا قابل تعریف ہے اور اسے اجر دیا جائے گا جب اسکا اسے نہ کرنا اللہ تعالی کیلیے ہوگا۔

---

3۔ سعید حکیم، آسان فقہی اصطلاحات، (کراچی: اسلامی کتب خانہ بنوریہ، ۲۰۰۲)، ۲۱۔

4۔ عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقه، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۲۰۱۹)، ۴۱۔

5۔ زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، ۴۱۔

6۔ زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، ۴۵

7۔ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی، سنن ابن ماجه، (بیروت: دار الكتب العلميه، ۲۰۰۰)، رقم الحدیث: ۳۲۴۲

8۔ زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، ۴۵

## قرآن وحدیث میں حلال جانوروں کا تذکرہ

قرآن مجید میں جن جانوروں کے نام ذکر کئے گئے ہیں کم از کم پینتیس(۳۵)نام ہیں اس میں کچھ درندوں کے نام ہیں جو چیر پھاڑ کرتے ہیں جیسا کہ (کتا۔بندر۔بھیڑیا،خنزیر)اور کچھ حشرات الارض یعنی کیڑے مکوڑوں کے ہیں نام جیسا کہ (مکڑی چیونٹی سانپ،بچو،مینڈک)اور کچھ چرنے والے جانور ہیں اور ان میں حلال جانوروں کا ذکر بھی ہے(اونٹ ہاتھی خچر گدھا گائے اور اسکے ساتھ ساتھ شہد کی مکھی اور اڑنے والے پرندے جیسا کہ (ہدہد ،بٹیر ،ابابیل )وغیرہ۔اللہ تعالی نے قرآن مجید میں مختلف مقام پر حلال جانروں کا نام ذکر کیا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ :وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذَلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ،[9]اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیاہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی مگر جو انکی پیٹھ میں لگی ہو یاآنت میں یاہڈی سے ملی ہو ہم نے انکی سرکشی کا بدلہ دیا اور ضرور ہم سچے ہیں۔اس آیت میں اللہ تعالی نے دو جانوروں کا نام ذکر کیاہے ایک ہے(گائے کا نام اور دوسرا بکرے کا)اور یہ وہ جانور ہے جو حلال بھی ہے اور مسلمان ان جانوروں کو ذبح کر کے ان کا گوشت کھاتے ہیں اور اسی طرح اللہ تعالی نے سورۃ(طہ)میں ہے کہا۔قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى،[10]موسی علیہ السلام نے اللہ سے فرمایا یہ میری لاٹھی ہے اس کے ذریعے س اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوں اور اس میں میرے لے دوسرے فائدے ہیں۔اللہ تعالی نے اس آیت میں بکریوں کا ذکر کیا ہے جب اللہ تعالی موسی علیہ السلام سے پوچھاآپ کے ہاتھ میں کیا ہے وہ فرمانے لگے یہ میری(عصا)ڈنڈا ہے اس سے میں اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوں۔اس آیت کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں بکریوں کا نام ہے جو کہ حلال جانوروں میں سے ہے اللہ تعالی اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ سورۃ الغاشیہ میں :أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ [11]کیا تم نہیں دیکھتے اونٹ کی طرف کیسے پیدا کیا گیا ہے۔اس آیت میں اللہ تعالی نے اونٹ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک حلال جانور ہے۔قرآن مجید کے مختلف مقامات سے ان آیتوں لانے کا مقصد صرف حلال جانوروں کا ذکر کرنا ہے۔یہ وہ جانور ہے جن کے نام قرآن میں اللہ تعالی نے مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے جو کہ حلال جانور ہے۔قرآن مجید کی دوسری سورۃ بقرہ میں حلال جانوروں میں سے ایک گائے اور پرندوں میں سے بٹیر کا ذکر ہے۔پہلی آیت میں بٹیر کا ذکر ہے اور دوسری آیت میں گائے کا ذکر ہے:وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ،[12]اور ہم نے تمارے اوپر بادلوں کا سایہ کیا اور ہم نے تمارے اوپر من وسلوی نازل کی کھاؤ پاک رزق میں سے جو ہم نے تمیں عطا کی اور ہم نے ظلم نہیں کیا لیکن تم اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہو۔اللہ تعالی نے دوسری سورۃ میں حلال جانوروں میں سے گائے کا ذکر کیا ہےوَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ،[13]اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالی تمیں حکم کرتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا تم ہمارے ساتھ مزاق کر رہے ہو۔موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں ہو جاؤں جاہلوں میں سے۔اس آیت میں بنی اسرائیلوں کا واقعہ ہے موسیٰ علیہ السلام

---

9۔ القرآن:۱۴۶:۵

10۔ القرآن:۱۸:۲۰

11۔ القرآن:۱۴:۸۸

12۔ القرآن:۵۷:۲

13۔ القرآن:۷۰:۲

نے فرمایا اپنی قوم سے اللہ تعالی تمہیں حکم کرتا ہے کہ تم ایک گائے کو ذبح کرو۔ان آیتوں کو ادھر بیان کرنے کا مقصد اس میں حلال جانوروں میں سے گائے اور پرندوں میں سے بٹیر کا ذکر ہے جو اللہ تعالی نے اپنی پاک کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔

سورۃ الاعراف کی اس آیت میں اللہ تعالی نے دوسے تین جانوروں کا ذکر کی ہے ان میں ایک حلال جانور ہیں جو کہ ٹڈی ہے یہ ایک حلال جانور ہے جو کھایا جاتا ہے۔فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مفصلات،[14]اور ہم نے ان پر بھیجا طوفان اور ٹڈے اور جوں ئے اور مینڈک اور خون یہ واضح نشانیاں ہیں۔ایک حدیث نبوی ہے ٹڈی کے حوالے سے

حضرت ابن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں:غزونا مع رسول الله ﷺ سبع غزوات نأ كل معه الجراد[15]۔ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے رہے۔یہ حدیث حضرت ابن اوفیؓ سے مروی ہے اور اس حدیث میں ٹڈی کھانے کا ذکر ہے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ٹڈیاں کھائی سات غزوات میں اس حدیث حلال جانوروں میں سے ٹڈی کا ذکر ہے جو ایک حلال جانور ہے۔حلال جانوروں میں سے ایک مچھلی بھی ہے اور اسکا نام قرآن میں آیا ہے اور آپ ﷺ کی حدیثوں میں بھی اسکا ذکر ہے آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اصحاب نے مچھلی کھایا ہے۔قرآن میں مچھلی کا نام جیسا کہ اس آیت میں ہے ۔فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ[16]،وہ حدیث جس میں ایک بڑی مچھلی کھانے کی ذکر ہے وہ یہ ہے:حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ[17]۔حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمروؓ ہے وہ فرماتے ہیں سنا حضرت جابر سے فرماتے ہوئے ہم نے غزوہ کی خبط کی طرف (یعنی درخت کی پتوں کی طرف)اور انکا امیر حضرت ابو عبیدہ تھا اور ہمیں شدید بوک لگی اور سمند نے ایک بڑی مچھلی مرا ہوا باہر نکالا تھا اور ہم نے اس جیسی مچھلی نہیں دیکھی تھی اسے کہا جاتا ہے عنبر اور ہم نے ادا ماہ اس سے کھایا۔

1. پہلی آیت میں یونس علیہ السلام کی مچھی کا ذکر ہے اس لیے میں اس آیت کو ادھر ذکر کیا کہ مچھلی ایک حلال جانور ہے۔
2. حدیث شریف میں جس مچھلی کا ذکر ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اس مچلی کا کھانے کا بھی ذکر آپ ﷺ کے اصحابؓ نے تناول فرمایا اور آپ ﷺ کو بھی کھلایا اس مچھلی سے۔"آپ ﷺ سے بکری اور خرگوش کے گوشت کھانے کا ثبوت۔بکری اور خرگوش یہ دونوں حلال جانور ہیں اور آپ ﷺ نے ان دونو جانوروں کے گوشت تناول فرمایا ہے۔بکری اور خرگوشت کا مندجہ ذیل احادیث میں ذکر ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَعَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى شَاةٍ، فَأَكَلَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابُهُ[18]حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک انصار کی عورت نے دعوت کی ایک بکری کی آپ ﷺ اور اسکے اصحاب کو آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اصحاب نے اس سے کھایا۔عَنْ أَنَسٍ رضى الله عنه قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِوَرِكِهَا أَوْ

---

[14]۔ القرآن:۷:۱۳۳

[15]۔ بخاری،صحیح البخاری،ح:۵۴۹۵،۱۱۷

[16]۔ القرآن:۱۴:۳۷

[17]۔ بخاری،صحیح البخاری،ح:۴۱۰۳

[18]۔ محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ دارمی، صحیح ابن حبان،(بیروت::مؤسسة الرسالة،۱۹۸۸)باب ذکرالبیان با ن هذا الطعام،ج۴،ص۴۱۹،حدیث ۱۰۱۰۱

فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَکَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ۔[19] حضرت انس سے روایت ہے کہ ہم نے ایک خرگوش کو مرظہان کے میدان میں دوڑائے لوگ تک گئے میں پکڑ کر لایا اور ابو طلحہ خدمت کو حاظر ہوا اسے ذبح کیا اسکے سرین یا دو رانے آپ ﷺ کو پیش کیا ان کا بیان ہے اس میں کوئی شک نہیں آپ ﷺ نے قبول فرمایا میں نے کہا کھایا اس سے کہا کھایا تھا اور بعد میں کہا قبول بھی فرما یا۔اس حدیث میں کر گوش کا ذکر ہے جو حلال جانوروں میں سے ایک ہے۔

## خلاصہ کلام

حضرت جابر اور اور حضرت انسؓ کی ان دونو احادیثوں میں ایک بکری کا ذکر جو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے کھایا اور دوسری حدیث میں خرگوش کا ذکر ہے آپ ﷺ نے اس سے بھی کھایا۔یہ دونوں حلال جانور ہیں۔ میں نے اس پوری بحث میں حلال جانوروں کا ذکر کی ہے جو اللہ تعالی نے حلال جانور انسانوں کے فائدے کیلیے پیدا کئے ہیں تاکہ انسان ان سے فائدہ حاصل کرے یہ جانوروں کا صرف گوشت فائدہ مند نہیں ہے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ انکا سواری اور کھال اور دوسرے فائدے سہولت موجود ہے۔

## قرآن وحدیث میں حرام جانوروں کا تذکرہ

قرآن مجید میں بہت سی حرام جانوروں کے نام آیے ہیں ان میں کچھ درندے ہیں جیسے کتے کا نام اور بھڑیا کا بھی ہے بندر کا بھی ہے اور کچھ زمین پر رینگنے والے ہیں سانپ اور بچو کا بھی ہے اور پرندوں میں سے کوا وغیرہ سبزی خور جانور جیساکہ خچر پالتو گدھے نام ہیں حرام جانوروں میں سے ۔اور کچلی والے جانور یعنی وہ جانور جنکے اپر اور نیچے کے دانتوں میں چار دانتوں کے بعد نوکیلے دانت ہوتے ہیں وہ سب جانور حرام ہے جس کے اس طرح کے دانت ہو۔ آپ ﷺ کی آحادیث میں بہت سی حرام جانوروں کا ذکر ہے باز اور ناخن والے جانور جو چھیر پھاڑ کرتے ہیں اور وہ چاہے پرندوں میں سے ہو یا چوپائے میں سے ہو سب حرام ہیں،قرآن میں حرام جانوروں میں سے خنزیر کا نام آیا ہے جیساکہ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ۔[20] تمہارے لے حرام کردی گئی ہیں مردہ جانور اور بہا ہوا خون اور خنزیر کا گوشت اور جو غیر اللہ کے نام پر ہے۔جو گلا گھٹ کر مرا ہوا ہوں جو دھار وار آلے کے بغیر کسی چیز کی ضرب سے مرا ہو۔اور اوپر سے گر کر مرا ہو کسی جانور کے سینگ کی وجہ سے مرا ہو۔اور وہ جانور جسکو درندوں نے کھایا ہو سوائے اس کے جسکو تم نے حلال کیا ہو۔اور وہ بھی جانور حرام ہے جو بتوں کے نام پے تھانوں کے زریعے مخصوص کرتے ہیں انکا کھانا بھی حرام ہے۔یعنی اللہ نے حرام کیا ہے مسلمانوں پر مرا ہوا جانور یعنی اسکا کھانا جو خود مرا ہو اور اسکو حلال نہ کیا ہو اور اسکے ساتھ یہ بھی فرمایا بہا ہوا خون یعنی جو خون ذبح کے وقت یا کسی اور وجہ سے بہتا ہے وہ حرام ہے۔ بہتا خون چاہے حلال جانور کے ہو یا حرام دونوں برابر ہیں حرمت میں۔اللہ تعالی نے اس آیت میں خنزیر کا بھی بتایا وہ حرام جانور ہے اور ساتھ میں ان تمام جانوروں کا بھی بتایا جو ان وجوہات کے سبب مرے وہ بھی حرام ہے اور اللہ تعالی نے یہ بھی بتادیا کسی اور کی طرف نسبت کرکے جانور ذبح کرتے ہو وہ بھی حرام ہے اور بہتا ہوا خون اور مری پڑی جانور یہ سب حرام ہے تمہارے لیے۔ حرام جانوروں میں سے ایک کتا بھی ہے جس کا نام قرآن میں آیا ہے اصحاب کہف والوں کے کتے کا نام ہے جو انکے ساتھ تھا جیسے قرآن کی اس آیت میں ہے وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ۔[21] سورہ کہف میں اصحاب کہف کے کتے کے متعلن کے کتے نے غار کے دروازہ پر اپنے ہاتھوں کو پھیلار کھا تھا

---

[19]۔ بخاری،صحیح البخاری،ح:۵۵۳۵

[20]۔ القرآن،۳:۵

[21]۔ القرآن،۸:۸

## دوسری آیت میں بھیڑیا کا نام ہے جو ایک درندہ بھی ہے حرام بھی

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُون.[22] یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اپنے بیٹوں سے آپ مجھے غمزدہ کرتے ہو کہ تم چلے جاؤ اور یوسف کو اپنے ساتھ لیکر۔اور مجھے خوف ہے کہ اسکو بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔ سورۃ کہف میں کلب (کتا) کا نام آیا ہے جو ایک درندہ ہے یعنی یہ چھیڑ پھاڑ کر کھاتے ہیں دوسری آیت میں (ذئب) یعنی (بھیڑیا) کا نام ہے جو حرام جانوروں میں سے ایک ہے۔آپ ﷺ کی بہت ساری احادیث ہیں جن میں درندوں کا کھانا حرام ہے ان میں سے ایک یہ ہے۔عن أبي هريرة، وقال: كل ذي ناب من السباع حرام۔[23] حضرت ابو ھریرہ روایت کرتے ہیں آپ صلی علیہ وسلم نے فرمایا تمام کچلی درندوں کے کھانا حرام ہے۔دوسری حدیث میں ہے۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- نَهَى عَنْ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِى مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ[24] یہ حدیث ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے ہر کچلی والے درندے جو چھیر پھاڑ کرتے ہیں اور ہر وہ پرندے جو ناخن اور پنجے سے شکار کرتے ہیں ان سب کا کھانا حرام ہے۔اس حدیث شریف میں سب کچھ بتادیا جانوروں کے بارے میں چاہے وہ پرندے ہو یا جانور سب حرام ہے جو پنجوں سے یو دانتوں سے چھیر پھاڑ کر شکار کرتے ہیں ان سب کا کھانا حرام ہے

## وہ حرام جانور جو سبزی خور ہو قرآن میں ان کا ذکر

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وزينة۔[25] اللہ تعالی فرماتا ہے کہ قرآن مجید میں گھوڑے اور خچر اور گدھے تمہارے زیب وزینت کیلیے ہیں۔اس آیت میں دو حرام جانوروں کا نام آیا ہے ایک خچر ہے اور دوسرا گدھے کا نام ہے جو کہ دونوں حرام ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث مبارکہ میں بھی ہے خچر اور گدھے کے حرام ہونے بارے میں حدیث ہے۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ،[26] حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر کے دن گدھے کے گوشت کھانے سے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے جس میں خچر کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے: حرم رسول الله صلى الله عليه و سلم يعني يوم خيبر الحمر ولحوم البغال۔اس حدیث میں گدھے کے ساتھ خچر کا بھی بتادیا ہے اسکا کھانا حرام ہے۔

## جھینگا کے حلال اور حرام ہونے میں معاصر علماء کا اختلاف

ان حیوانات کے متعلق جن کے بارے میں علماء کرام میں اختلاف ہے حلال و حرام ہونے میں ان میں سے ایک جھینگا ہے۔بعض فقہاء اس کے حلال ہونے کے قائل ہیں اور بعض حرام ہونے کے،اس اختلاف کی وجہ اس بات میں اختلاف ہے کہ جھینگا مچھلی کی اقسام میں سے ہے یا نہیں؟ تو جن فقہاء نے اسے مچھلی کی اقسام میں سے مانا ہے،وہ اس کا کھانا جائز قرار دیتے ہیں اور جو اسے مچھلی کے اقسام میں سے شمار نہیں کرتے۔ائمہ

---

[22]۔ القرآن،۱۳:۱۲

[23]۔ ابو نعیم الحداد عبیداللہ بن الحسن بن احمد الاصبہانی، جامع صحيحين، (بیروت: موسسة الرسالة،۱۹۸۸)،۱۳۳

[24]۔ مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري، صحيح مسلم (بیروت: دار الجیل،۱۹۹۹) باب تحريم كل ذى ناب من السباع، ح:۵۱۰۵

[25]۔ القرآن:۱۶:۸

[26]۔ دارمی، صحیح ابن حبان، ح:۵۳۲

ثلاثہ یعنی حضرت امام مالک ،امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جھینگا حلال ہے کیونکہ ان حضرات کے نزدیک چند آبی جانوروں کے سوا تمام آبی جانور حلال ہیں۔

**جمہور حضرات کی دلیل:** إن جميع ما يخرج من البحر يعتبر مباح الأكل عند جمهور أهل العلم، لقول الله عز وجل: أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۔وقول النبي صلى الله عليه وسلم في البحر: هو الطهور ماؤه الحل ميتته.[27] جمہور حضرات فرماتے ہیں کہ جو چیز سمندر سے نکلے اسکا کھانا مباح ہے اور اللہ کا فرمان ہے کہ تمہارے لے حلال کر دی گئی ہے سمند کا شکار اور اسکا کھانا اور آپ ﷺ کا فرمان ہے سمندر کے پانی کے بارے میں اسکا پانی پاک ہے اور اسکا مردار (یعنی مچھلی) حلال ہے

**احناف کی دلیل:** احنافؒ کے نزدیک مچھلی کے سوا تمام آبی جانور حرام ہیں اس لیے علماء احنافؒ کا جھینگے کی حلت و حرمت کے بارے میں اختلاف ہے بعض علماء احناف نے اس کو مچھلی کی ایک قسم قرار دے کر حلال کہا ہے ۔کما فی الهداية: ولا يوكل من حيوان الماء إلا السمک (إلى قوله) ولنا قوله تعالى: ويحرم عليهم الخبائث وما سواء السمک خبيث۔[28] جس طرح ہدایہ میں؛اور نہیں کھایا جائے گا پانی کے حیوانوں میں سے سوائے مچھلی کے ۔(اللہ تعالی کا قول ہے ۔تمہارے اوپر ناپاک چیزیں حرام کر دی گئی ہے ۔) پانی میں سوائے مچھلی کے سب خبیث ہیں ۔أما الذي يعيش في البحر فجميع ما في البحر من الحيوان محرم الأكل إلا السمك خاصة فإنه يحل أكله)[29] بدائع الصنائع میں ہے کہ جو بھی چیز جو سمندر میں ہیں سب حرام ہیں سوائے مچھلی قسم کے اور اسکے علاوہ کوئی چیز حلال نہیں ہے ۔قوله تعالىوَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ، وما سوى السمك خبيث.[30] اللہ تعالی تمہارے اوپر خبیث چیزیں حرام کر دی گئی ہے ۔اور مچھلی کے علاوہ سب پانی میں خبیث چیزیں ہیں ۔جبکہ دوسرے بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ جھینگا مچھلی کی قسم نہیں کیونکہ اس میں مچھلی کی علامات نہیں پائی جاتی لہذا یہ حرام ہے اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ جھینگا کھانے سے پرہیز کیا جائے کیونکہ اس مسئلہ کا تعلق حلت و حرمت سے ہے اور حلت و حرمت کے باب میں حرمت کو ترجیح ہوتی ہے البتہ چونکہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے اور علماء ثلٰثہ اور بعض حنفیہ اس کی حلت کے قائل ہیں اس لیے ان علماء کی تحقیق پر عمل کرتے ہوئے جو لوگ اس کو کھاتے ہیں ان پر نکیر اور لعن وطعن نہ کیا جائے ۔اور جو جھینگا نہ کھاتا ہو اس پر لعن طعن نہ کی جائے ۔مشہور محقق علامہ امیر علیؒ نے جھینگے کو اقسام سمک میں شمار فرما کر مباح قرار دیا ہے ۔[31] (۱۳) حضرت مولانا مفتی عبد السلام صاحب جواہر الفتاوی میں لکھتے ہیں کہ علماء مصر و علماء عرب نے جھینگے کے بارے میں لکھا ہے میں اقسام سمک میں سب سے زیادہ ذائقہ دار جھینگا مچھلی ہے۔

(۱) جھینگے کی متعلق اختلاف صرف اس کے مچھلی ہونے میں یا نہ ہونے میں اختلاف ہے ۔اگر مچھلی کے قسم میں سے حلال ہے اور مچھلی کے قسم میں سے نہیں ہے تو اسکا کھانا جائز نہیں۔

(۲) ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جھینگے کا کھانا درست اور جائز ہے

---

[27] ۔ دارمی، صحیح ابن حبان، ح: ۵۵۲

[28] ۔ محمد بن محمد بن محمود، اکمل الدین رومی بابرتی، العناية شرح الهداية (بیروت: دار الفکر، ۲۰۱۶) ۔باب فيما يحل آكله ومالا يحل ۔۹: ۵۰۲

[29] ۔ ابو بکر بن مسعود بن احمد، کاسانی، بدائع الصنائع باب الْمَأْكُولِ وَغَيْرِ الْمَأْكُولِ مِنْ الْحَيَوَانَاتِ، ۱۰: ۱۲۳

[30] ۔ القرآن، ۸:۷: ۱۵۷

[31] ۔ اقصی، سمندری حیوانات، ۱۹۲

(۳)حنفیہ جھینگے کے کھانے کو درست نہیں سمجھتے۔دور حاضر کے فقہاء احناف جھینگے کو کھانے کا اجازت دیتے ہیں اس بنا پر اگروہ مچھلی کے اقسام میں سے ہیں

جھینگے کے متعلق مبصرین یہ بھی کہتے ہیں ہے کہ آج تک اسکو کسی نے مچلی کے قسم سے خارج نہیں کیا اور اسکو مچھلی کی ایک قسم میں شامل کرتے ہیں جھینگا دیکھنے میں ایک کیڑا کی طرح ہی نظر آتا ہے

جو لوگ جواز کے قائل نہیں ہیں وہ اسے ایک کیڑا کے قسم میں شامل کرتے ہیں

مفتی تقی عثمانی صاحب کا ایک مقالہ ہے جھینگے کے متعلق وہ کہتا ہے کہ اردو اور عربی کے تمام ماہرین اسے مچھلی میں ہی شمار کرتے ہیں۔علامہ[32] دیرمی حیاۃ الحیوان میں اسے مچھلی کے اقسام میں شامل کرتے ہیں۔اور ماہرین علم الحیوان اسے کیکڑے کے اقسام میں شامل کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کیونکہ مچھلی کے اندر دو خاصیتیں ضرور ہوتی ہیں (1) گلپھڑوں سے سانس لے (2) اس میں ریڑھ کی ہڈی موجود ہو.اور جھینگا میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں۔اس معلوم ہوا کہ اسکا کھانا جائز نہیں ہے۔اور آگے یہ بیان کرتے ہوئے فرمایا جھینگا کو عرف عام میں مچھلی ہی مانتے ہیں اور شرعی معاملات میں زیادہ اہمیت عرف عام کی ہے، لہذا اس کا اعتبار کرتے ہوئے اس کو مچھلی کی اقسام میں سے ہی شمار کیا جائے گا۔اور اسکے کھانے کو عرف عام کی وجہ سے جائز قرار نہیں دیا جائے گا۔اور فقہاء کی اسکے بارے میں اجتہادی اختلاف ہے اور اسکے حکم میں تخفیف ہو جائے اور اسکے کھانے کو جائز قرار نہ دیا جائے بلکہ کھانا جائز ہو۔بہتر یہی ہے کہ اسکو نہ کھایا جائے۔جھینگے کے متعلق جتنے فتویٰ جات میں نے دیکھا علماء احناف نے اسکو مچھلی کے اقسام میں شامل نہیں کیا اور جھینگے کو سمندری حیوانات میں شمار کیا اور اسکو کسی نے بھی آج تک حرام نہیں کہا وہ اسلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی وجہ سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا صحابہ کرام نے سمندر کے پانی کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اسکا مرا ہوا میتہ حلال ہے۔

**راجح قول:** فقہاء احناف کہتے ہیں جھینگے کے متعلق اسکو نہ کھایا جائے۔اگر جو لوگ جھینگے کو کھاتے ہیں انکو لعن طعن نہ کیا جائے۔بہتر یہ ہے کہ جھینگے کے کھانے کو ترک کرے۔في الفتاوى الهندية: أما الذي يعيش في البحر فجميع ما في البحر من الحيوان يحرم أكله إلا السمك خاصة [33] فتاویٰ ھندیہ میں ہے جو جانور سمندر میں رہتے ہیں سب کے سب سمندری حیوانات کا کھانا حرام ہے سوائے مچھلی کے خالص طور پر۔احناف کے نزدیک سمندر کے مچھلی کے سوا کوئی اور سمندری حیوان حلال نہیں ہے اور اسی پر احناف کا فتویٰ ہے

## مینڈک کے حلال و حرام ہونے میں اہل علم کے آراء

مینڈک کھانے کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے۔بعض نے اسے جائز اور بعض نے ناجائز قرار دیا ہے۔اور بعض کہتے ہیں اسکو مارنا جائز نہیں ہے کھانا دور کی بات ہے اس کو مارنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے جائز قرار دینے والوں میں امام مالک اور امام شافعی ہیں۔جو مینڈک کو حلال سمجھتے ہیں اور اسکے کھانے کو حلال سمجھتے ہیں انکے دلائل۔

**دلیل:** قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أُحِلَّ لَكُم صَيدُ البَحرِ وَطَعامُهُ مَتٰعًا لَكُم وَلِلسَّيّارَةِ.[34] اللہ تعالی فرماتا ہے کہ؛ تمہارے لئے حلال کئے گئے ہیں سمندر کا شکار اور اسکا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کیلئے ہیں۔وَبِقَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حِينَ سُئِلَ عَنْ الْبَحْرِ فَقَالَ :

---

[32]۔ مفتی تقی عثمانی، فتح الملہم، (کراچی: مکتبہ المعارف، ۱۹۹۹)۳:۵۱۴

[33]۔ علماء ہند، الفتاوى الهندية في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان، (بیروت: دار الفكر، ۱۹۹۹)۵:۲۸۹

[34]۔ القرآن: ۶:۹۴

[34]۔ ابو حاتم دارمی، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ح: ۱۲۴۳۔

هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ [35]. اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔جب آپ سے صحابہ کرام نے پوچھا سمندر کے بارے میں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"اس کا پانی پاک اور اس میں مرا ہوا جانور حلال ہے"۔ یہ اصحاب کہتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کے فرمان سے یہ معلوم ہوا کہ سمندر کا پانی اور اسکا کھانا حلال ہے یعنی سمندر میں جو کچھ ہے سب کے سب حلال ہے۔

### امام ابو حنیفہ اور اسکے ساتھیوں کے نزدیک مینڈک حرام

احناف کے نزدیک پانی کے جانوروں میں سے مچھلی کے علاوہ کچھ بھی کھانا جائز نہیں ہے، چونکہ مینڈک بھی پانی کے جانوروں میں سے ہے اور یہ خبائث میں سے ہے، اس لئے مینڈک کھانا جائز نہیں ہے۔أن طبيبا سأل النبي صلى الله عليه و سلم عن ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه و سلم عن قتلها. [36] طبیب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مینڈک سے دوا بنایا جائے۔بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مینڈک کو مارنے سے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے چربی کو دوا میں استعمال کرنے کی اجازت چاہی آپ ﷺ نے منع فرمایا اسکو دوا میں استعمال نے سے۔وقوله عز شانه ويحرم عليهم الخبائث والضفدع والسرطان والحية ونحوها من الخبائث [37] اللہ تبارک وتعالی کا قول ہے (تمھارے اوپر حرام کر دی گئی ہیں خبیث چیزیں) اور مینڈک کیکڑا اور سانپ اور ان جیسے جانور خبیث جانوروں میں سے ہیں۔

### مینڈک کو دوا میں استعمال کرنا درست

مینڈک کو کسی دوا میں استعمال کرنا ضرورت کے مطابق یہ درست ہے اس کے ذریعے کسی انسان کی جان کو بچانا مینڈک کی دوا سے اور مینڈک کو مار دینا کسی جان کی خاطر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔فقہاء کرام نے اس بات کی اجازت دی ہے اگر کسی انسان کی جان بچ سکتی ہے ایک مینڈک کو مار کر اس سے دوا بنانا انسانی جان کو اس دوا کے ذریعے مرض سے بچانا درست طریقہ ہے۔علامہ سرخسی یوں فرماتے ہیں اپنی کتاب ہیں ذکر السرخسي في مبسوطه: وذبح حيوان لغرض صحيح حلال كما لو ذبح ما ليس بماكول لمقصود الجلد [38]۔علامہ سرخسی یوں کہتا ہے کہ کسی حیوان کو صحیح غرض کیلیے اسے ذبح کرنا جائز ہے جس طرح ذبح کیا جاتا ہے ان جانوروں کو جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے سوائے اس اسلیے اسکا جلد مقصود ہوتا ہے۔اس بات سے ہمیں یہ معلوم ہوا کسی فائدے کیلیے ان جانوروں کو مارنا اور انکو دوا میں استعمال کرنا ضرورت کے مطابق یہ درست ہے۔فقہ حنفی کے رو سے مینڈک حرام ہے چاہے وہ بری ہو یا بحری اور اسی پر احناف کا فتوی ہے۔وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ -وَالضُّفْدَعُ وَالسَّرَطَانُ وَالْحَيَّةُ وَنَحْوُهَا مِنْ الْخَبَائِثِ [39] اور تمہارے اوپر اللہ تعالی نے حرام کر دی گئی ہیں خبیث چیزیں۔مینڈک اور کیکڑا اور سانپ اور ان جیسے جانور خبائث میں سے ہیں۔

**راجح قول:** فقہ حنفی میں مینڈک کو مچھلی کے قسم میں شمار نہیں کرتے اور سمندر کے مچھلی کے قسم کے سوا کوئی حیوان حلال نہیں ہیں اور ان میں سے مینڈک بھی ہے اسکے کھانے کو حرام سمجھتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو خبائث کہا اور اسکو مارنے سے بھی منع فرمایا۔کسی بھی حیوان کو

---

35۔ سلیمان بن اشعث ابو داود سجستانی ازدی، سنن أبي داود، (بیروت: دار الفکر، ۱۹۸۸)، ح: ۵۲۶۹

36۔ کاسانی، بدائع الصنائع، ۱۰ ص ۱۲۳

37۔ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی (بیروت: دار المعرفة، ۱۹۹۳)، باب ذبيحة الاخرس، ۱۹۹

39۔ کاسانی، بدائع الصنائع، ۱۵۵

اسکی احترام کی وجہ سے مارنے سے منع کرتے ہیں یا اسکے حرام ہونے کی وجہ سے اسی طرح مینڈک کا مارنا بھی منع ہے۔اور اسکا کھانا بھی حرام ہے اسکے خبیث ہونے کی وجہ سے۔

## گھوڑا کے حلال و حرام ہونے میں اہل علم کے آراء

بہت سے شرعی مسائل لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ان میں سے ایک گھوڑے کا بھی مسلہ ہے اسکے حوالے سے بات کرینگے۔ گھوڑے کے بارے میں آپ صلی اللہ کی احادیثیں موجود ہیں اور ائمہ کرام کی دلائل موجود ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے وغیرہ۔ابتدائے اسلام میں گھوڑے کا گوشت کھایا جاتا تھا اور بعد میں احکام بدل گئے لوگوں نے گھوڑے کا گوشت کھانا چھوڑ دیا صرف اس وجہ سے کہ آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے۔

**گھوڑے کے کھانے کو جائز کہنے والے:** وقال أبو يوسف ومحمد والشافعي رحمهم الله لا بأس بأكله لحم الفرس۔[40] امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک گھوڑے کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے

**دلیل:**

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللہِ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَكَلْنَاهُ[41] ''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔'' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رضي الله عنهما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللہِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ رَخَّصَ [42] فِي الْخَيْلِ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت فرمائی۔

وعن أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال أكلنا لحم فرس على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم [43] ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑے کا گوشت کھایا ہے۔اس حدیث سے ائمہ استدلال کرتے ہیں جو گھوڑے کے گوشت کو حلال قرار دیتے ہیں۔کہ صحابہ کرام گھوڑا کھانے کے لیے ذبح کرتے تھے۔یہی قول ہے امام ابو یوسف،امام محمد اور امام شافعی رحمھم اللہ کا ہے۔

## گھوڑے کے کھانے کو مکروہ کہنے والے

يكره لحم الفرس عند أبي حنيفة رحمه الله [44] امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔

---

40 ۔ کاسانی،بدائع الصنائع،۱۵۷

41 ۔ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی،السنن الکبری،(بیروت:مؤسسة الرسالة،۱۹۹۹)،ح:۲۷۶

42 ۔ دارمی،الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان،ذکر رجز عن اکل لحوم الحمر،ح:۵۲۷۳

43 ۔ کاسانی،۔بدائع الصنائع،باب الْمَأْكُولِ وَغَيْرِ الْمَأْكُولِ مِنْ الْحَيَوَانَاتِ،۱۰ :۱۳۳

44 - بابرتی،العناية شرح الهداية،باب فيما يحل آكله ومالايحل،۹:۵۰۱

**ناجائز کہنے والوں کی دلیل:** عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ[45] حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

## راجح قول

گھوڑے کی متعلق میں نے جتنے فتویٰ جات دیکھے فقہ حنفی کے روسے تو اسکا کھانا جائز نہیں ہے۔ اور وہ مکرہ تحریمی ہے گھوڑے کے گوشت کھانے سے اسلئے منع کیا کہ وہ آلہ جہاد ہے اور تعداد میں کمی کی وجہ سے اسکے کھانے سے منع کیا۔ آج بھی گھوڑا آلہ جہاد ہے فوجی دستے اکثر گھڑ سواری کرتے ہیں اور سامان گھوڑے کے ذریعے چیک پوسٹوں میں پہنچاتے ہیں۔ گھوڑا آج بھی آلہ جہاد ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ اور آج بھی اس سے جہادی مہم میں کام لے تے ہیں اور فقہ حنفی کے روسے وہ مکرہ تحریمی ہے يُكْرَهُ لَحْمُ الْخَيْلِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى خِلَافًا لِصَاحِبَيْهِ وَاخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِي تَفْسِيرِ الْكَرَاهَةِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ أَرَادَ بها التَّحْرِيمَ[46] امام ابو حنیفہ کے قول کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکرہ تحریمی ہے۔ اور مخالفت کی ہے لفظ کراہت میں اسکے شاگرد اور مشائخ نے اور صحیح وہ ہے جو امام ابو حنیفہ نے اختیار کیا ہے وہ مکروہ تحریمہ ہے۔ راجح قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور وہ گھوڑے کو مکروہ تحریمہ کہتے ہیں اور اسی پر احناف کا فتویٰ ہے۔

## ضب (گوہ) کے متعلق وہ کس طرح کی جانور ہے

گوہ ایک رینگنے والا جانور جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے یہ جانور نجد کے علاقہ میں بہت ہوتا ہے یہ نجد کے علاقہ میں پایا جانے والا جانور اور ہندوستان میں پایا جانے والا گوہ یا سانڈا زرعی اور پانی والے علاقوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اور اسکی خوراک گھاس اور ٹڈی ہے اور اسکے علاوہ یہ پانی بہت کم پیتی ہے ضب یہ صحرائے عرب کے رہنے والوں کی خوراک تھی اور یہ زیادہ نجد میں پایا جاتا ہے۔ ضب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھایا گیا یعنی صحابہ کرام نے اسے کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھا۔ ضب (گوہ) کھانے میں دو رائے پائے جاتے ہیں (۱) مالکیہ شافعیہ اور حنابلہ، اور محدثین۔ انکے نزدیک اسکا کھانا جائز ہے

(۲) احناف اور مالکیہ اور امام ثوری۔ انکے نزدیک گوہ کھانا جائز نہیں ہے۔

### جائز کہنے والوں کی دلیل

أَمَّا الضَّبُّ: فَإِنَّهُ مُبَاحٌ فِي قَوْلِ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كُنَّا مَعْشَرَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَأَنْ يُهْدَى إلَى أَحَدِنَا ضَبٌّ أَحَبُّ إلَيْهِ مِنْ دَجَاجَةٍ. وَقَالَ عُمَرُ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَكَانَ كُلِّ ضَبٍّ دَجَاجَةٌ سَمِينَةٌ، وَلَوَدِدْت أَنَّ فِي كُلِّ جُحْرِ ضَبٍّ ضَبَّيْنِ.[47]

**گوہ حلال ہے۔** یہ قول جمہور یعنی ائمہ ثلاثہ رح اور محدثین رح کا ہے۔ گویا، مالکیہ شافعیہ، حنابلہ اور محدثین ضب کو حلال سمجھتے ہیں۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرات عمر بن الخطاب، ابن عم رسول عبد اللہ ابن عباس، ابو سعید الخدری اور دوسرے رضوان اللہ علیھم بھی ضب کے حلال ہونے کے قائل ہیں۔ حضرت ابو سعید الخدري رضي اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرغ کے تحفے کی نسبت الضب کے تحفے کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر ہر ضب کے بدلے ایک موٹی تازی مرغی ہو تو بھی مجھے ضب سے زیادہ پسند نہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ضب کے ہر بل سے ایک کی بجائے دو دو ضب ملیں۔

---

45 ۔ سجستانی، سنن أبي داود، باب فی اکل لحوم الخیل، ح: ۳۷۹۲

46 ۔ علماء ہند، الفتاوى الهندية في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان، ۸: ۲۹۰

47 ۔ ابن قدامہ، المغنی، باب مسئلة لاباس باكل الضب ۲۱: ۴۲۰

**دوسری دلیل:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھایا گیا اور آپ ﷺ اپنے اصحاب کو دیکھ رہے تھے۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَفَعَ[48] يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ : لاَ وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ۔ حضرت خالد بن ولید سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ کے گھر میں تشریف لائے لایا گیا ضب (گوہ) بنا ہوا اس گوہ کی طرف سے اپنا ہاتھ بڑھالیا بعض عورتوں نے کہا بتادو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ کہ تمہارا کیا ارادہ ہے اسے کھائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہوں نے کہی وہ ضب (گوہ) ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دور کیا ۔ میں نے پوچھا کہ "یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "نہیں ربلکہ یہ میری قوم کی زمین (یعنی حجاز) میں نہیں پائی جاتی۔ اب صحیح بخاری کی یہ حدیث مبارک دیکھیے۔ عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الضب لست آكله ولا أحرمه[49] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گوہ کو نہ میں کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔

**گوہ حرام ہے :** یہ قول فقہائے احناف کا ہے جب کہ محدثین میں سے امام ثوری رح کا ہے۔ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : هُوَ حَرَامٌ .[50] امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ضب (گوہ) حرام ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ۔ وقد جاء عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نهى عن أكل لحم الضب[51] آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ صلی اللہ نے منع کیا ضب (گوہ) کے گوشت کھانے سے۔ دوسری دلیل: وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ : هُوَ حَرَامٌ . وَرُوِيَ نَحْوُ ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ؛ لِأَنَّهَا مِنْ السِّبَاعِ ، وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي[52] نَابٍ مِنْ السِّبَاعِ وَهِيَ مِنْ السِّبَاعِ ، امام مالک اور امام ثوری اور امام حنیفہ کے نزدیک ضب (گوہ) حرام ہے۔ اور اسی طرح ایک روایت سعید بن مسیب سے ہے کہ وہ کہتے ہیں ضب (گوہ) حرام ہے۔ اسلئے حرام ہے یہ اور اسکے بارے میں بتاتے ہیں یہ درندوں میں سے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ واسلم نے منع کیا ہے یعنی تمام درندوں کے کھانے سے۔ اور۔ یہ درندوں میں سے ہیں۔ راجح قول یہ ہے کہ ضب (گوہ) حرام ہے۔ ضب (گوہ) کھانا احناف کے نزدیک حرام ہے اس کے کھانے سے بچنا چاہئے اور فقہاء احناف اسے حرام سمجھتے ہیں اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ولنا) قوله تبارك وتعالى: ۔ويحرم عليهم الخبائث۔ والضب من الخبائث[53] اور احناف کہتے ہیں ہمارے دلیل یہ ہے۔ اللہ تبارکہ وتعالی کا قول ہے (تمہارے اوپر حرام کر دی گئی ہیں ناپاک چیزیں (اور ضب (گوہ) خبائث میں سے ہیں۔ ضب (گوہ) ایک تو ان جانوروں میں سے ہیں کہ جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا اور جن جانوروں میں بہنے والا خون نہیں ہوتا وہ سب خبائث میں سے ہیں (سوائے ٹڈی کے) اسی طرح ضب (گوہ) بھی ان میں سے ایک ہیں جو کہ جو کہ خبائث میں شمار ہوتا ہے اور خبائثوں کا کھانا حرام ہے۔

---

[48] ۔ بخاری، الجامع الصحیح، باب بدء الوحی، ح:۵۵۳۷۔

[49] ۔ بخاری، الجامع الصحیح، باب بدء الوحی، ح:۵۵۳۷۔

[50] ۔ ابن قدامہ، المغنی، باب مسئلة لاباس باكل الضب ۲۱:۴۲۰

[51] ۔ محمد بن حبان بن احمد، صحیح ابن حبان، باب ذكر الاباحة اكل الضباب، ح:۳۷۹۶

[52] ۔ ابن قدامہ، المغنی، باب مسئلة لاباس باكل الضب ۲۱:۴۲۰

[53] ۔ کاسانی، بدائع الصنائع، باب الْمَأْكُولِ وَغَيْرِ الْمَأْكُولِ مِنْ الْحَيَوَانَاتِ، ۱۰:۱۲۳

**خلاصہ بحث**

جانوروں کے رہنے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔ایک وہ جانور جو خشکی پر رہتے ہیں اور دو سرا قسم وہ ہے جانوروں کے جو پانی میں رہتے ہیں۔جو جانور زمین پر رہتے ہیں ان میں کچھ حرام جانور ہیں اور کچھ حلال جانور ہیں۔اور ان میں سے مکروہ تحریمہ اور اسی طرح جو جانور پانی میں رہتے ہیں مچھلی کی قسم کے سوئ کوئی جانور حلال نہیں ہیں۔فقہاء کرام نے حلال و حرام کی تعریف اس طرح کی ہے کہ وہ یہ ہے۔حلال وہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور سنت رسول میں اسے حلال قرار دیا ہو۔حرام وہ ہے جس سے اللہ تعالی نے حتمی طور پر رک جانے کو کہا ہو۔حلال جانوروں میں گائے بکرے اونٹ اور ان جیسے جانور حلال ہیں پرندوں میں حلال پرندے کبوتر اور فاختہ کویل شامل ہیں اور بھی ہیں حلال پرندے جو ان جیسے ہوں سب حلال ہیں اور دریا کی مچھلی یا سمندر کی مچھلی اقسام سب حلال ہیں۔حرام جانور وہ ہے جو درندے ہو جیسے شیر کتا بلی اور ان جیسے سب جانور حرام ہیں۔اور تمام حشرات جو زمین پے رہتے ہیں جیسے کیڑے مکوڑے وغیرہ حرام ہیں سوئ ٹڈی کے وہ حلال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے کھایا ہے اور آپ ﷺ کے اصحاب نے بھی وہ حلال ہے۔اور پرندوں میں حرام پرندے وہ ہیں جو پاؤں سے شکار کرتے ہیں اور جو گندگی کھاتے ہیں وہ سب حرام ہیں۔اللہ تعالی نے حلال و حرام جانوروں کے نام اپنی کتاب میں بتادی ہیں یا انکی علامات بتائی ہے یا سنت رسول میں حلال و حرام جانورں کی پہچان بتائی ہے تاکہ لوگ ان کے درمیان آسانی کے ساتھ تمیز کر سکے۔